پیغاماتِ یومِ رضا

محمد مقبول احمد قادری

مرکزی مجلسِ رضا ◎ لاہور

پیغام

سنوسی الہند، شیخ طریقت، مجاہد ملت، حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن قادری
مہتمم جامعہ حبیبیہ الہ آباد دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمیشہ سے سنت اللہ رہی ہے کہ جب باطل پرست سر اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی سر کوبی کے لئے اپنے کسی خاص بندے کو پیدا فرماتا ہے۔ اسی بنا پر مثل مشہور ہے "لکل فرعون موسیٰ" ۔ حضرات انبیا کرام علیہم الصلوۃ و التسلیمات اپنی تشریف آوری سے احقاق حق وابطال باطل فرماتے رہے۔ اور ان کے متبعین ان کے اتباع میں ان کی نیابت فرماتے رہے۔ جب ہندوستان اور اس کے اطراف و اکناف میں الحادو بیدنی نے سر اٹھایا یہاں تک لوگ کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر بنانے لگے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا اعلحضرت مولانا مولوی شاہ محمد احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدا فرمایا۔ جنھوں نے تن تنہا جہاد قائم فرمایا اور احقاق حق و ابطال باطل کی خدمت باحسن وجوہ انجام دی۔ بالخصوص نجدیت و دیو بندیت کے فتنہ عظیمہ کا قلع قمع فرما کر امت مرحومہ کو ضلالت و گمراہی سے بچا لیا۔

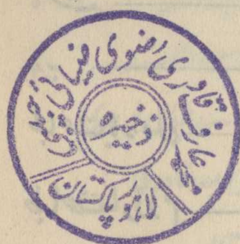
ایسے محسن ملت اور خادم دین و اسلام اور محافظ ایمان کی یادگار منانا اور ان کی تصنیفات کی اشاعت کرنا اہل سنت و جماعت کے دین و ایمان کی حفاظت کرنا ہے۔ اراکین مرکزی مجلس رضا لاہور نہایت شاندار طریق پر ہر سال جلسہ یوم رضا کا اہتمام کرتے ہیں اور اشاعت کتب کے ذریعے اطراف و اکناف عالم میں امام اہلسنت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اراکین و معاونین مرکزی مجلس رضا کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلواۃ والتسلیمات فقط و ہو الموفق القادر المعین۔

فقیر محمد حبیب الرحمان قادری

سلسلۂ مطبوعات مرکزی مجلسِ رضا (۵)

پیغاماتِ یومِ رضا



سنہ ۱۳۹۱ھ
۱۹۷۱ء

مرتّب

محمد مقبول احمد قادری

مرکزی مجلسِ رضا ○ لاہور



کتاب ـــــــــــ پیغامات یوم رضا

مرتب ـــــــــــ محمد مقبول احمد قادری

پروف ریڈنگ ـــــــــــ مولانا اختر شاہ جہان پوری

مطبع ـــــــــــ رلی پرنٹرز۔ ۲۲۷ بی ۔۹ سرکلر روڈ لاہور

ناشر ـــــــــــ مرکزی مجلس رضا۔ لاہور

ہدیہ ـــــــــــ دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا

طباعت بار اول ـــــــــــ ۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

طباعت بار دوم ـــــــــــ جمادی الاخری ۱۳۹۵ھ

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا، نوری مسجد بالمقابل ریلوے سٹیشن، لاہور

نوٹ :-
بیرون جات کے احباب دس پیسے کے ٹکٹ برائے مصارف ڈاک
بھیج کر طلب فرمائیں۔



پیغامات

مفتی اعظم ہند بریلی شریف
مولانا ضیاء الدین مدنی
مولانا فضل الرحمٰن مدنی
شیخ محمد علاء الدین بکری مدنی
دیوان غلام قطب الدین پاکپتن شریف
میاں علی محمد خان سجادہ نشین بسی شریف
پیر سید طاہر علاء الدین (کوئٹہ)
ضیاء المشائخ محمد ابراہیم (کابل)
خواجہ غلام سدید الدین (مرولہ شریف)
مولانا سید محمد امیر شاہ قادری پشاور
پیر عبدالرحیم شہید (بھرچونڈی شریف)
مولانا شاہ شریف احمد شرافت نوشاہی
صاحبزادہ ہارون الرشید. موہڑہ شریف
علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری

صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن (ہری پور)
مولانا فضل الرحمٰن قادری (بھیر ہری پور)
صاحبزادہ محمد طیب قادری (سری کوٹ ہزارہ)
مولانا میاں عبدالحق غور غشتوی
پروفیسر عبدالشکور رشاد (کابل)
ڈاکٹر سید عبداللہ
پروفیسر محمد مسعود احمد
مولانا نور احمد خاں فریدی
پروفیسر محمد ایوب قادری
ڈاکٹر پیر محمد حسن
پروفیسر اصغر سودائی
حافظ مظہر الدین
بہزاد لکھنوی
میاں محمد شفیع (م-ش)
مولانا عطا محمد بندیالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

امام اہلِ سنت، مجدد ملت، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کی عبقری شخصیت اور اس نابغۂ روزگار عالم و عارف کے عدیم النظیر علمی کمالات، بے مثل دینی خدمات، رفیع الشان روحانی مقامات اور سب سے بڑی عظمت، عشقِ رسول بلکہ تحریکِ عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم) سے عوام و خواص کو متعارف کرانے کی غرض سے ۱۳۸۸ھ میں "مرکزی مجلس رضا لاہور" کا قیام عمل میں آیا تھا۔ الحمدللہ کہ اس عرصے میں مفید اور مؤثر کام ہوا اور آئندہ کیلئے اراکینِ مجلس کے عزائم بلند ہیں۔

"مرکزی مجلس رضا لاہور" امام اہلِ سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے حالات و کمالات پر کتب و رسائل کی مفت اشاعت کے علاوہ ہر سال لاہور میں یوم رضا (عرس شریف) نہایت تزک و احتشام سے منانے کا اہتمام کرتی ہے۔ اور یہ اجلاس یوم رضا اس قدر بارونق، روح پرور اور اثرانگیز ہوتا ہے کہ ایسے روحانی اجتماع دیکھنا کم نصیب ہوتے ہیں۔

۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۷۱ء بروز اتوار "مرکزی مجلس رضا" کے زیرِ اہتمام اور مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری دام فیضہ اور حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ نوری سجادہ نشین چک سادہ شریف (گجرات) کی سرپرستی میں بمقام نوری مسجد جلسۂ یوم رضا[1] منعقد پذیر ہوا، صدارت کے فرائض حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد مدظلہ زیب سجادۂ شرق پور شریف نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی تھے صدر المشائخ حضرت پیر فضل عثمان فاروقی مجددی کابلی۔ جن علمائے کرام نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی لائق اتباع زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خان رضوی، مجاہدِ ملت حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی، حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، اہلِ سنت

---

[1] یوم رضا (۱۹۷۱ء) ۱۸ اپریل کو منعقد کرنے کی تیاریاں مکمل تھیں اور اسی تاریخ کے لئے مشاہیر سے پیغامات حاصل کئے گئے تھے۔ مگر ان دنوں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی۔ لہٰذا ۱۳ جون کو یہ اجلاس منعقد ہوا۔

کے بے باک خطیب جناب ملک محمد اکبر خان ساقی اٹزاہد، پر دفیسر مولانا محمد صدیق اکبر ایم ۔ اے

——— اس مبارک اجلاس کے آغاز میں جناب قاری صفدر علی چشتی نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ فاضلِ محترم بشیر حسین ناظم ایم ۔ اے اور صوفی اللہ دتا امرتسری ثنا خوانِ رسول نے کلام رضا سنا کر حاضرین کو مسحور کیا۔ اجلاس کی کارروائی وقتِ مقررہ پر ۸ بجے صبح شروع ہو گئی تھی، مگر سامعین کے ذوق و شوق اور بکثرت حاضری کے باعث تقاریر کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا۔ بالآخر ظہر کی اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام اور علامہ ابوالبرکات مدظلہ کی دعا پر اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ——— علمائے کرام کی طویل اور پُر مغز تقریروں نے اتنے طویل وقت کو جو قلیل بنا دیا تھا، اس کے سبب مدعو علمائے کرام میں سے حضرت مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مجددی خطیب حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مولانا محمد مظفر اقبال رضوی اپنے اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکے، جس کا ہمیں افسوس ہے علمائے کرام نے اس اجلاس میں جو تقاریر کیں وہ ہمارے پاس ٹیپ ریکارڈ ہیں اور اخبارات نے جو کارروائی شائع کی وہ بھی محفوظ ہے، مگر کاغذ کی گرانی ان تفصیلات کو اس وقت یہاں پیش کرنے سے مانع ہے،

یوم رضا (۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) کے موقع پر پاکستان اور دیگر ممالک کے علمائے کرام، مشائخ عظام اور دانش وروں سے پیغام ارسال کرنے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ ۲۹ مشاہیر وقت کے پیغامات موصول ہوئے۔ ——— پیغام ارسال کرنے والے حضرات تین طبقوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

(ا) وہ حضرات جو اعلیٰ حضرت سے نسبی و خاندانی یا بیعت و شاگردی کا تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی (فرزند) شیخ طریقت حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی دام برکاتہ (خلیفہ) وغیرہ وغیرہ

(ب) وہ حضرات جو اعلیٰ حضرت سے استادی، شاگردی یا پیری مریدی کا کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ جیسا کہ حضرت الحاج میاں علی محمد خان مدظلہ سجادہ نشین بسی شریف اور حضرت ضیاء المشائخ محمد ابراہیم کابلی وغیرہ وغیرہ اور ان ہی حضرات کے پیغامات زیادہ ہیں۔

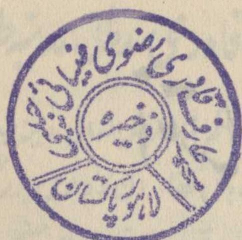
(۵) وہ صاحبان علم و فضل جو اعلیٰ حضرت بریلوی اور تمام علمائے اہل سنت سے بعض مسائل میں متفق نہ ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت کی فضیلت و عظمت کے معترف ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر سید عبداللہ (لاہور) ، پروفیسر محمد ایوب قادری (کراچی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں ڈاکٹر سید عبداللہ نے جس فراخ دلی سے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے کمالات عالیہ کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے وہ ان لوگوں کے لئے اسوہ قرار پانا چاہیئے جو اس صدی کے سب سے بڑے فقیہہ اور عاشقِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کلمہ خیر کہنا تو کجا سُننا بھی پسند نہیں کرتے۔

پیغامات کے ضروری اقتباسات پیش کر کے ان پر تبصرہ کرنا یہاں مناسب تھا۔ مگر بخوف طوالت یہ خدمت قارئین کے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ بغور پڑھیں اور پیغام دینے والے حضرات کی تحریروں کی روح کو سمجھیں

۱۴ ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

دعا جو

محمد مقبول احمد قادری



پیغامات

انتساب

شیخِ طریقت حضرت مولانا پیر سیّد محمد معصوم شاہ قادری نوری

(رحمۃ اللہ علیہ) سجادہ نشین سادہ چک شریف (گجرات)

بانی نوری مسجد، لاہور و بانی نوری کتب خانہ، لاہور

کے نام

حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی مفتی اعظم ہند زید مجدہٗ

حضرت مولانا ضیاءالدین قادری مدظلہ العالی، مدینہ طیبہ

حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہ، مدینہ طیبہ

سنہ ۱۳۹۰ھ کے حج کے بعد حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو ان کا قیام شیخ ضیاءالدین مدنی مدظلہ العالی کے ہاں تھا۔ ان دونوں بزرگوں کی خدمت عالیہ میں "پیغام" کے لئے عین اس وقت درخواست پہنچی جب کہ مفتی اعظم شہر حبیب سے لوٹ رہے تھے۔ اور ان کا سامان گاڑی پر لادا جا رہا تھا۔ لہذا اسی عجلت میں شیخ مدنی نے اپنا پیغام تحریر فرمایا اور اسی پر حضرت مفتی اعظم نے دستخط ثبت فرما دیئے۔ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ جو حضرت شیخ مدنی کے صاحبزادے اور مدینہ طیبہ میں اہل سنت کے مفتی ہیں، نے بھی اسی پر دستخط کر دیئے۔ (مرتب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ **اَمَّا بَعْدُ**: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت، مجدد دین وملت وحید عصر فرید دہر، امام ہمام، علامہ شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز اس صدی کے مجدد برحق، حقیقی معنوں میں اسلام کے سنون اور سنت کے محافظ تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ اپنے اوصاف دینی خدمات علمی اور عظیم الشان تجدیدی کارناموں کے سبب اپنے عصر کے منفرد بطل جلیل تھے، اسلام وسنت کی بقا و تحفظ میں اعلیٰ حضرت نے جس عزم محکم، تندہی اور جگر سوزی سے کام کیا ہے اس کا تقاضا تھا کہ آپ کی خدمات کو اجاگر کرنے کیلئے مجالس اور یادگاریں قائم کی جائیں۔

یہ بات معلوم ہو کر بڑی ہی مسرت اور خوشی حاصل ہوئی کہ اہلِ لاہور نے "مرکزی مجلس رضا" کے نام سے یادگار قائم کر کے امام اہلِ سنت قدس سرہ کی حیاتِ طیبہ پر مضامین کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات کے مفت شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے مولیٰ عزّوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلۂ جلیلہ سے مجلس کے ارکین خصوصاً صالح جوان الحاج محمد عارف رضوی سلمہ المولیٰ تعالیٰ کی ہمتوں میں برکت عطا فرمائے اور علم نافع، عمل صالح اور اسلام کی بیش از بیش خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ

شب ۳ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ از مدینہ طیبہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً وتکریماً: آمین

فقیر ضیاء الدین قادری عفی عنہ از مدینہ منورہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فضل الرحمن قادری عفی اللہ عنہ حرر فی ۳ محرم الحرام بالمدینۃ المنورۃ۔

از شیخ محمد علاء الدین البکری دام فیضہ

مَدِیْنَہ طَیِّبَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العٰلمین، والصلاۃ والسلام علی المبعوث رحمۃ للعٰلمین، وآلہ وصحبہ اجمعین، وعلیٰ خدامہ ومحبّیہٖ الی یوم الدّین:

امّا بعد فانی انا الفقیر المعترف بالذنب والتقصیر، محمد

علاء الدّين ابن العلامة الجليل الشيخ محمد على اعظم حسين الصّديقى، اقرىٔ ما اعتقده وادين الله تعالى به بخصوص علامة زمانه، وحسّان اوانه، الفاضل الجليل والعالم النحرير، شيخ الصوفية الكرام، العالم بالشريعة والحقيقة مولانا الاجل الشيخ احمد رضاخان ابن مولانا نقى على خان ابن مولانا رضا على خان البريلوى، تغمده الله تعالى بالرحمة والرضوان واسكنه فسيح الجنان،

هو من كبار علماء اهل السنة والجماعة، وله مزايا جُمّة، فى الكرم والاخلاق الحسنة، والعلم والفضل والوعظ والارشاد، وله الباع الاطول العشق والمحبة الخالصة للمقام النبوى الشريف، وكلامه فى هذا المضمار نظما ونثرا يفوق الدر والعطر والعنبر، ولاشك انه ملحوظ من الحضرة الشريفة النبوية، بالعناية الخاصة، وهو كما قيل "انّ كل اناء ينضح بما فيه"

وعلى هذا فان ما يقوم به "مركزى مجلس رضا" من بيان مناقبه الشريفة، واحواله المنيفة، وسرد كلامه المبارك هو فعل مستحسن مقبول لما فيه من المواعظ والارشاد وتعليم العامة ما يجب عليهم نحو معرفة نبيّهم الاكرم، صلى الله عليه وسلم والتخلق باخلاقه الشريفة، والاقتداء بسنته المباركة، وذكر مناقب وسير خيار هذه الامة المحمدية مطلوب ومرغوب، ويؤيد ذلك ما جاء فى الحديث الشريف "عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة" وانّنى اكتب هذه الكلمات المختصرة وان كنتُ لستُ اهلا لذالك ولكننى كما قال الشاعر

احب الصالحين ولست منهم ؛ لعل الله يرزقنى صلاحا

احب الصالحین ولستُ منهم

لعل الله یرزقنی صلاحا

والحمد للہ رب العلمین، وھو حسبی ونعم الوکیل

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد

والہ وصحبہ اجمعین

کتبہ المذنب عبید ربہ

محمد علاء الدین البکری

۲ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں رب کائنات کیلئے، صلوٰۃ وسلام اس مقدس ذات پر جنہیں جملہ مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا اور آل پاک، آپ کے تمام صحابہ، خدام اور محبین پر قیامت تک نازل ہو۔

علامۂ زماں، حسّانِ دوراں، فاضل جلیل، عالم اجل، صوفیائے کرام کے شیخ، شریعت و حقیقت کے عارف، شیخ اجل، مولانا احمد رضا خان ابن مولانا نقی علی خان ابن مولانا رضا علی خاں بریلوی (اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ رحمت و رضا سے نوازے اور وسیع جنت میں مقام عطا فرمائے) کے بارے میں فقیر محمد علاء الدین ابن علامہ جلیل، شیخ محمد علی اعظم حسین صدیقی اپنی اس عقیدت کا اظہار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کا ذریعہ ہے۔

وہ اہلِ سنت وجماعت کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں انہیں کرم، اخلاقِ حمیدہ، علم وفضل، وعظ وارشاد میں بے شمار فضیلتیں حاصل ہیں۔ وہ صاحبِ کمال ہیں انہیں دربارِ نبوی سے خالص محبت اور عشق ہے۔ اس بارے میں ان کا کلام نظم ونثر، موتیوں کی لڑی اور عطر وعنبر پر فوقیت رکھتا ہے۔ یقیناً ان پر دربارِ نبوی کی طرف سے خاص عنایت ہے وہ اس

مقولے کا مصداق ہیں.

"ہر ظرف سے وہی کچھ ٹپکتا ہے جو اس میں ہو"

"مرکزی مجلس رضا" ان کے مناقب شریفہ، احوال عالیہ اور ان کی تصانیف کی اشاعت میں مصروف ہے، یہ بہترین اور پسندیدہ کام ہے، کیونکہ اس میں وعظ وارشاد ہے اور عوام کو اس بات کی تعلیم ہے کہ ان پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت، آپ کے اخلاقِ شریفہ کو اپنانا اور آپ کی مبارک سنتوں کی اقتداء واجب ہے. نیز امتِ محمدیہ کے کاملین کی سیرتوں اور مناقب کا بیان محبوب و مطلوب ہے. حدیث شریف اس امر کی تائید کرتی ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے، میں نے یہ مختصر کلمات لکھے ہیں، اگرچہ میں اس لائق نہیں ہوں لیکن بقول شاعر

"اگرچہ میں صالحین میں سے نہیں ہوں لیکن ان سے محبت رکھتا ہوں.

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیکی عطا فرمائے"

والحمد للہ رب العلمین وھو حسبی ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین.

۲ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ محمد علاء الدین البکری

حضرت الحاج دیوان غلام قطب الدین مدّظلہ سجادہ نشین پاکپتن شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعزّ محترم ۔ وعلیکم السلام

حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آقائے نامدار حضور نبی کریم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے عاشق صادق اور عالم متبحر تھے۔ انہوں نے دور انحطاط والحاد میں اہل سنت وجماعت کی بر وقت راہ نمائی وقیادت فرمائی ۔ اور آج بھی ان کی تعلیمات علمائے کرام کے لئے مشعل راہ ہیں ۔ اور ان کی تحریرات اہل باطل کے غلط نظریات ومعتقدات کیلئے تریاق اکبر کا اثر رکھتی ہیں لہٰذا حضرت فاضل بریلوی قدس سرّہٗ کی تعلیمات ونظریات کی اشاعت وقت کی اہم ترین دینی ضرورت ہے۔

میں آپ کو اور جملہ اراکین مرکزی مجلس رضا لاہور کو قلبی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ لاہور میں "یوم رضا" منعقد کر کے بڑی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے ۔ آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۱۰-۳-۷۱ پاکپتن شریف

از پاکپتن شریف

۱۷-۳-۷۱

حضرت الحاج میاں علی محمد خاں مدظلہ سجادہ نشین بسی شریف

اعزّ محترم محب الفقراء والمساکین محمد عارف رضوی صاحب ۔ زاد محبتکم وعلیکم السلام

بعد سلام مسنون ودعائے خیر واضح رائے عالی ہو کہ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات محتاجِ بیان نہیں ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

الداعی

علی محمد بقلم خود

نوٹ :۔ حضرت میاں صاحب قبلہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ کو واصل بحق ہو گئے ۔ (رحمہ اللہ)

آلِ الگیلانی السیّد الشریف طاہر علاءالدین القادری النقیب مدظلہ

دربار غوثیہ شارع الگیلانی، کوئٹہ

مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشق حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ عابد و متقی عالم موحد و خادم سادات تھے انہوں نے اسلام کے لئے بے حد خدمات انجام دیں اور ان کا مدرسہ بابرکت ہے خود مولانا مغفور اور ان کے شاگردوں نے ہندوستان و پاکستان میں اسلام کی بے حد خدمات سرانجام دیں بالخصوص اہل سنت و جماعت کے لئے بدعقیدہ جو اہل سنت و جماعت کے مخالفین تھے۔ کو شکست فاش دی۔ مولانا احمد رضا خاں موصوف کو رسول اعظم و غوث پاک کے طفیل بلند درجات عطا ہوئے ہیں اور ہم لوگ ان کی عزت کرتے ہیں کیونکہ موصوف مانے ہوئے اہلِ سنت و جماعت کے عالم و حامی تھے۔ ۲۵-۳-۷۱ء

ضیاء المشائخ حضرت محمد ابراہیم فاروقی مجددی مدظلہ

ابن نور المشائخ حضرت فضل عمر رحمۃ اللہ علیہ، شور بازار کابل افغانستان

—— تاریخ ۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۹۱ھ ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت پناہ اخوی محمد عارف رضوی حفظہ اللہ سبحانہٗ عن موجبات التلہف والتاسف نامۂ شمار سید سبب مسرتِ خاطر مان گردید ع

یاد ما کردی حضور حق فراموشت مباد

شما اشارہ نمودہ اید کہ بتاریخ ۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۹۱ ہجری نسبت یاد بود فاضل دانشمند حقائق دستگاہ شیخ طریقت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ محفل منعقد می گردد بلی مفتی احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ عالم کامل و عارفِ اسرارِ طریقت بودند ملکۂ عالیشان در تبیان علومِ اسلامی و معارفِ شان در توضیح حقائق باطنی موجب ستائش ہمگان است، تحقیقاتِ فقہیۂ شان در اساس اہل سنت والجماعت یادگارِ نیک است وبرای متعطشانِ بحار علوم دینی سرچشمۂ فیض و ہدایت اگر نامیدہ شود مبالغہ نیست، ارشادِ شان در سلسلۂ طریقۂ عالیہ قادریہ موجب توجہ یک گروہِ بزرگ مسلمین و مسلمات بحقایقِ حضرتِ تصوف گردیدہ و از تہذیبِ اخلاق کہ سبب حصولِ معرفتِ الٰہی جل شانہٗ می باشند، بہرہ حاصل نمودند، مولانا احمد رضا قادری در محبت حضرتِ خاتم النبیین و سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم عشقِ خاص و محبت سرشار و سوزِ ناپیدا، در کنار داشتند، چنانچہ آثار منظومۂ شان و نشیدہ ہای نعتیہ شان مؤید این معنیٰ بودہ و قلوب مسلمین و مسلمات را از نورِ مقدس عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، منور گردانیدہ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ آثارِ منظومۂ معارف آگاہ مولانا رضائی بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ از حیث فصاحت و بلاغت و انسجام و تشبیہاتِ لایقہ و استعاراتِ لطیفہ برتری ہائی اُو بی را داراست ؎

زہر یک نقطہ اش چون نافۂ تر
شمیم وصلِ جانان می زند سر

خیلی مسرورم کہ امروز آرزوہای قلبیٔ خود را بیاد بُود حضرت مولانا محمد احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از فریجہ بہ قلم و از قلم بہ قرطاس می سپارم و بہ یادِ آن عالم و فاضل و عارفِ واصل مشغول می باشم۔

بلی افرادِ برگزیدہ و صاحبِ ذوق و فکر سلیم اسلامی کہ برائے ارتقاء جامعہ بشری خدمت می نمایند، لایق احترام اند وتذکارِ آن ہا سبب ہدایتِ مردم بُودہ باعثِ مباہات است ثبوت این کیفیت را ایماناً و وجداناً ما درک می کنیم ؎

نازش ہر قوم بہ مردانِ اُوست
بستہ بہ اذکارِ بزرگانِ اُوست

خالق دارین بہ حرمت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام مولنائی بزرگوار را جنات نعیم عطا نمودہ و بپیروانِ ایشان را اتباع طریقِ حسنۂ اسلامی عطا فرماید۔

والسّلام علیکم وعلیٰ من لدیکم،

فقیر محمد ابراہیم المجدّدی ابن عمر عفی اللہ عنہ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ: ۷ صفر المظفر

فضیلت پناہ اخوی محمد عارف رضوی حفظہ اللہ سبحانہ، عن موجبات النلہف

والتاسف۔ آپ کا مکتوب ملا دلی مسرت ہوئی۔ ع:

یاد ما کردی حضور حق فراموشت مباد!

آپ نے لکھا ہے کہ ۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۹۱ھ کو فاضل دانش مند حقائق دستگاہ شیخ طریقت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا قادری قدس سرہٗ کی یاد میں ایک محفل منعقد کی جا رہی ہے ــــ واقعی مفتی احمد رضا قادری ایک جید عالم اور واقف اسرار طریقت تھے۔ اسلامی علوم کی تشریح میں ان کا عظیم الشان ملکہ اور باطنی حقایق کی توضیح میں ان کے معارف بہت زیادہ ستائش کے لائق ہیں اور فقہی علوم میں ان کی تحقیقات اہل سنت وجماعت کے بنیادی نظریات میں قابل قدر یادگار کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کی تحقیقات کو اگر تشنگان علوم دینیہ کے لئے سرچشمۂ فیض وہدایت قرار دیا جائے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ان کا فیض ارشاد تصوف کے حقایق حسنہ کے طالب مسلمان مردوں اور عورتوں کے ایک عظیم گروہ کے رجوع کا سبب بنا ــــــــ اور ان کی رہنمائی سے سالکان راہ طریقت اخلاق کی تہذیب و روشنی (جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ذریعہ ہے) کی نعمت سے بہرہ یاب ہوئے ــــ مولانا احمد رضا قادری حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عاشق صادق اور آں حضور کی محبت میں سرشار تھے اور ان کا دل عشق محمدی کے سوز سے لبریز تھا۔ چنانچہ ان کے نعتیہ کلام اور نغمات اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں اور مولانا کے اس کلام نے مسلمان مردوں اور عورتوں کے دلوں کو عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقدس نور سے روشن کر دیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء ــــ

معارف آگاہ مولانا رضا بریلوی کا نعتیہ کلام فصاحت و بلاغت سلاست و روانی اور عمدہ تشبیہات و لطیف استعارات کے لحاظ سے ادبی برتری کا حامل ہے ؎

زہر یک نقطہ اش چوں نافۂ تر
شمیم وصل جاناں می زند سر

آج میں بہت خوش ہوں کہ حضرت مولٰنا محمد احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں اپنے دلی جذبات کو اپنے دل کی گہرائیوں سے نکال کر قلم کے ذریعے کاغذ کے سپرد کر رہا ہوں اور ایک عالم و فاضل بزرگ اور واصل باللہ عارف کی یاد میں مشغول ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو منتخب لوگ اور صاحب ذوق و صاحب فکرِ سلیم (جس کا سرچشمہ صرف اسلام ہے) حضرات، بشر کی اجتماعی ترقی و ارتقاء کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ احترام کے لائق ہیں اور ان کے افکار دوسرے لوگوں کے لئے ہدایت کا سبب بن کر فخر و مباہات کا موجب ہوتے ہیں۔ اس کیفیت کا ثبوت میں نے ایمانی اور وجدانی قوتوں سے حاصل کیا ہے

نازش ہر قوم بہ مردان اوست

بستہ بہ افکار بزرگانِ اوست

دونوں جہانوں کا مالک سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے میں مولانا تے بزرگوار کو جنات النعیم عطا فرما چکا ہے اور ان کے پیروؤں کو اسلام کے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق رفیق فرمائے۔

والسلام علیکم و علی من لدیکم

فقیر محمد ابراہیم المجددی ابن عمر عفی اللہ عنہ

حضرت مولانا خواجہ غلام سدید الدین مدظلہ

سجادہ نشین مرولہ شریف (ضلع سرگودھا)

مکرمی و محترمی! ـــــ السلام علیکم، مزاج بخیر!

آپ نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے متعلق فقیر کے "ذاتی تاثرات" کا مطالبہ کیا ہے "تاثر" سے اگر آپ کی مراد صرف "چند رسمی توصیفی جملے" ہوں، تو ظاہر ہے اطراف و جوانب سے آپ کی مانگ ضرورت سے زیادہ پوری ہو سکتی ہے اور اگر "تاثر" سے مراد کوئی ایسا شگفتہ و معرشعار جملہ ہو، جس سے:

۱ : ممدوح البہ کی ذات کا کوئی عظیم پہلو کھل کر منظر عام پر آسکے۔

۲ : سامعین کے اندر عقیدت آمیز رغبت اُبھاری جا سکے۔

۳ : صاحبِ قول کی ذکاوت و ذہانت اور گہری بصیرت کا پتہ چلے۔

۴ : نئے لکھنے والوں کو تحریک اور رہنمائی مل سکے،

تو عرض ہے کہ اس قسم کے کسی اچھوتے تاثر پر، میرا ذہن فی الحال قادر نہیں، اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ میں کب تک اس کارنامے کو سرانجام دے سکوں گا؟ کیونکہ میرے خیال کے مطابق، "تاثر" سوسائٹی کے برسوں کے اجتماعی ذہنی عمل سے جنم لے کر ضرب المثل کی صورت میں قبولِ عام کی سند حاصل کرتا ہے۔ وہی "تاثر" زیادہ سے زیادہ رائج ہو سکتا ہے، جس میں بلا کی سادگی اور ایجاز و اختصار پایا جائے اور جس کی آفرینش میں ایک پورے دور کی ذہنی ریاضت صرف ہو چکی ہو۔ ایک عمدہ "تاثر" اس شیرے کی مانند ہے جو پکے ہوئے انگور سے خود بخود ٹپکنے لگتا ہے اور لطف و ذائقہ میں یہ اس شیرے سے بدرجہا بہتر ہے جو ابھی انگور کے دانوں میں تیار ہو رہا ہے۔ یوں سمجھئے خود بخود ٹپکنے والا شیرہ "تاثر" ہے اور زیرِ تیاری شیرہ "اظہارِ خیال" ہے۔

تاہم چونکہ یوم رضا منائے ہیں، آپ کا اقدام نہایت مستحسن ہے۔ لہٰذا، اس تقریب کی تبریک میں محض شرکتِ خیال کے طور پر یہ چند سطریں ارسالِ خدمت ہیں۔

کسی بھی نادرۂ روزگار اور کثیر الجہتیات شخصیت کو پورے طور پر ایک انتہائی "قلیل الفرصت طائرانہ نظر" یا "طالبعلمانہ سطحی اور سرسری جائزے" یا "شخصی اور وقتی تاثر" کی گرفت میں لانا بالکل اسی نوعیت کا کام ہے، جیسے "دریا کو کوزے میں بند کرنا"، جو معجزہ ہونے کے باوجود بھی کچھ عجب نہیں کہ لطف سے یکسر خالی ہو، کھلے دامن و بادیہ میں دریا کی مستانہ روی کا جو ٹھاٹ ہے اُسے کوزے کے تنگ مجلس میں کیسے محسوس کیا جاسکتا ہے؟ "تاثر" وہ کام یقیناً نہیں کرسکتا جو تاریخ و تحقیق کیلئے مقرر ہے۔ "تاثر کا مزاج لطیف، جذباتی اور ہنگامی ہے۔ حقائقِ واقعہ سے خواہی نخواہی نپٹنا اور انصاف و اعتدال کے ساتھ ان سے عہدہ برآ ہونا تاریخ و تحقیق کا منصب ہے۔ مولانا احمد رضا خان کی ذات محض ایک فرد نہیں بلکہ اہلِ سنت والجماعت کی اواخر انیسویں اور اوائل بیسویں صدی کی علمی میراث، نظریاتی آویزش، اور مذہبی تاریخ کا ایک قابلِ مطالعہ دور ہے۔ موصوف کی زندگی کا کم و بیش ہر پہلو انسانی عظمتوں کا گنجینہ ہے، جس کے شایانِ شان استحسان کے لئے تحقیقی کاوش درکار ہے نہ کہ ایک اُچٹتی ہوئی سطحی نظر۔ "تاثر" کی گرفت ہمیشہ "جستہ، جستہ" ہوا کرتی ہے، لیکن مدِ نظر جامع الصفات شخصیت کا ہر رُخ بلاشبہ "دستہ، دستہ" ہے، تاریخ و تحقیق کی دہلیز پر منڈلانا "تاثر" کا حوصلہ نہیں، یہ بیچارہ تو ہنوز سربگریباں ہے، کہ

من کم از کم چوں کشم! ایں بارِ بیش از بیش را

مولانا احمد رضا خان کی شخصیت کی گیرائی اور پہنائی کو دیکھ کر ایک خاص تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ "عقل و نظر" کے اس درخشندہ دور میں بھی ہم حقائق کو حقائق کی نظر سے دیکھنے کے عادی نہیں ہوسکے۔ ہم "شخصیت" کے اردگرد کھوکھلی خوش عقیدگی کا اتنا

ہماری غلاف پلیٹ بیٹے ہیں۔ کہ جسے بعد میں اُتارنا آسان بھی نہیں رہتا۔ اس طرح ذات کا وہ مجموعی "تاثر" جو نافذ بانقلاب ہو، اندر ہی اندر گھٹ کر دب جاتا ہے اور ہماری نظریں خود ساختہ بیرونی غلاف ہی سے اُلجھ کر رہ جاتی ہیں:

افسوس کہ اس بارگہ "عقل و نظر" میں

اب تک ہے وہی تذکرۂ "کشف و کرامات"

اخلاف کا "سرمایہ" ہیں اسلاف کے "اوہام"

خردوں کے "حقائق" ہیں بزرگوں کے "قیاسات"

نئے دَور کے آشوبی اور کش مکش ذہن کی تسکین کے لئے ازبس ضروری ہے کہ مولانا احمد رضا خان کی عہد آفریں شخصیت کی سیرت و کردار کے تمام گوشوں کو ٹٹول کر ہر قسم کے واقعات جمع کئے جائیں اور پھر علمی، تاریخی، تحقیقی اور تنقیدی اصولوں کی روشنی میں تنقیح و تہذیب کے بعد انہی واقعات کو ایک مربوط سلسلے میں منسلک کر دیا جائے، تا کہ ایک صاف ستھری اور نتھری ہوئی متحرک زندگی اور ایک شُستہ و شائستہ ڈھلا ڈھلایا پیکر ہمارے سامنے آجائے، جس کے کارناموں سے پڑھنے والا متاثر بھی ہو سکے۔ نہ یہ کہ القاب و آداب کے بے دریغ انبار میں صاحب سوانح مدفون ہو کر رہ جائے۔

والسّلام

غلام سدیدالدین سجادہ نشین مرولہ شریف۔

حضرت مولانا سید محمد امیر شاہ قادری مدظلہ

سجادہ نشین یکہ توت: پشاور

محترمی عارف صاحب! السلام علیکم مزاج شریف

محبت نامہ ملا یاد آوری کا شکریہ!

عاشقِ صادق رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نائب غوث اعظم رضی اللہ عنہ، مجدد مائۃ حاضرہ، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ لکھنا یا کہنا سورج کو چراغ دکھلانے کے مترادف ہے۔ اس فقیر ہیچمداں کے نزدیک یہ کہنا شاید صحیح ہوگا کہ اعلیٰ حضرت وقت کی موزوں ترین ضرورت تھے۔ برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی سینکڑوں برسوں کی بھرپور عظمت اور زوال کے بعد ملّت اسلامیہ جس طغیانی میں گھر چکی تھی اس وقت جس اکیلے مردِ مومن نے بہ نصرت ایزدی اس کے رخ کو موڑ کر رکھ دیا وہ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ کی ذاتِ گرامی ہی تھی۔

کون نہیں جانتا کہ اس زمین پر توحید کے پردے میں توہین رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نخل نامراد بار آور ہو رہا تھا۔ جہاں محبت اہلِ بیت اور مکرمت صحابہ کی زرخیز سرزمین میں خارجیت کی جڑوں کو پھیلنے کا موقع مل چکا تھا جہاں وہابیت کو پھیلانے کے لئے نجدیوں کو وہ ہاتھ میسّر آچکے تھے جو سیدنا حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت کے دیئے کو غیر مقلدیت کی پھونکوں سے بجھانے کی سعی لاحاصل کر رہے تھے۔

جہاں خواجۂ بزرگ عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سرزمین پر اولیاء کرام سے نفرت کی مہم زور شور سے چلائی جا رہی تھی۔

جہاں نیچریت وغیرہ انگریزوں کے زیرِ سایہ پھیل رہی تھی ان مہیب آندھیوں کے طوفان میں توحیدِ خداوندی، عشقِ رسالت مآب، محبتِ اہلِ بیت عظام، الفتِ صحا

کرام، نسبت اولیاء امتِ محمدی، اور تعلیماتِ علماءِ حق کو بچانے والے اور محفوظ کرنے والے صرف مولانا مولوی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ ہی تھے بلکہ اس نور کو نئے سرے سے دلوں میں اجاگر کرنے کا سہرا انہی کے سرِ اقدس پر زیب دیتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک۔ دو۔ سو۔ ہزار۔ نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کو دوبارہ اس صراطِ مستقیم پر گامزن کیا، جس کے لئے میدانِ کربلا میں خاندانِ رسول نے پورے کا پورا گھرانہ لٹوایا تھا، صحابۂ کرام نے نذرانۂ سر پیش کیا تھا، امام اعظم نے جیل کی اندھیری کوٹھڑیوں کی صعوبتوں کو قبول کیا تھا حضور غوث اعظم نے عمرِ عزیز فقر و فاقہ میں کاٹی تھی اور جس صراطِ مستقیم کی تمنا ہم ہر روز ہر نماز میں بار بار کرتے ہیں۔

مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت نے عام روش سے ہٹ کر اپنی اجتہادی فراست سے کام لیکر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ (کتابچے) لکھے جو قاری کے ذہن پر بہترین طور پر اثر انداز ہو کر نقش ہو جاتے ہیں آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کاغذی دور میں ایسے کتابچے عوام تک پہنچانے کا مناسب انتظام کیا جائے۔

بذاتِ خود اعلیٰ حضرت ایک مکتبہ فکر تھے، ان کی زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اہلِ بیت کی محبت، صحابۂ کرام کی عظمت سے بھرپور رہے امام اعظم کی فقاہت اور جنابِ غوث اعظم کے فقر کا مکمل نمونہ ہے اور یہ دعوت دے رہی ہے کہ زندگی گزارو تو ان اصولوں کے تحت گزارو: تاکہ دنیا تم سے رہنمائی حاصل کرے اور اس کے بعد زندۂ جاوید ہو جاؤ۔ والسلام

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری

یکہ توت پشاور شہر صوبہ سرحد یکم ربیع الاول شریف ۱۳۹۱ھ حال وارد لاہور پنجاب

حضرت مولانا پیر عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ بھرچونڈی شریف (سندھ)

داستانِ عہدِ گل را از نظیری بشنوید
عندلیبِ آشفتہ تر گفت ست این افسانہ را

مقتدائے اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک تاریخ ساز شخصیت تھے۔ مذاہب کے فلسفے اور ان کے عروج و زوال پر گہری نظر رکھنے والے حضرات ہی اس بات کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے دور میں کتنے اہم اور عظیم کام کو سنبھالا ہے حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مذہب میں ولولے، جذبے اور دیوانگی کی حد تک لگاؤ بنیادی چیز ہوتی ہے۔ اس جذبے میں ضعف یا کمزوری کا براہِ راست اثر مذہب پر پڑتا ہے بلا شبہ اعلیٰ حضرت نے امت مسلمہ میں جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور اس کے فروغ کے لئے ایک انقلابی و تجدیدی کارنامہ انجام دیا ہے۔ جس کی نظیر امت مسلمہ کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے اس مرد مجاہد نے تن تنہا سلف کے خلاف اٹھنے والی یلغار کو روکا،

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور تعلیمات کے متعلق جدید انداز سے زیادہ سے زیادہ لٹریچر مہیا کیا جائے۔ تاکہ قلبی اضطراب کے اس دورِ ناہنجار میں لوگ محمد عربی علیہ السلام کی اطمینان بخش محبت و عقیدت کے اس عظیم داعی کو قریب سے دیکھ سکیں۔ میری دلی ہمدردیاں اراکین مجلس رضا کے ساتھ ہیں اللہ آپ کو مزید توفیق دے کہ اعلیٰ حضرت کا فیضان دنیا بھر میں پھیلادیں۔ ——— والسلام

عاکف باب اللہ القدیم
فقیر عبدالرحیم
سجادہ نشین بھرچونڈی شریف [1]

---

[1] افسوس کہ حضرت پیر صاحب کو (۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء) بعض شر پسندوں نے شہید کر دیا

حضرت مولانا شاہ شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ

از درگاہِ عالیہ نوشاہیہ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ ۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء

محترم جناب صدر مرکزی مجلس رضا لاہور مد فیوضکم و زید مجدکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، مزاج شریف۔

آپ کا مکتوب شریف بوساطت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری موصول ہوا۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ ستودہ صفات اس سے بالا تر ہے کہ ان کے فضائل و کمالات کو جیطۂ تحریر میں لایا جائے۔ آپ علوم معقول و منقول کے بحرِ زخّار تھے۔ دینِ قویم کی تجدید، سنّتِ سنیہ کی ترویج اور بدعاتِ سَیِّئَہ کے استیصال میں جس قدر سعیِ بلیغ آپ سے وقوع میں آئی، وہ آپ ہی کا حصّہ ہے۔ مذاہب باطلہ کا مقابلہ آپ نے بڑی جانفشانی اور جرأت و استقلال سے کیا۔ آپ کی وسعتِ علم کی یہ روشن دلیل ہے کہ ہزار کے قریب آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں، جو نصف سے زائد ابھی غیر مطبوعہ پڑی ہیں جس شخص نے کوئی مسئلہ استفسار کیا۔ آپ نے جواب میں مستقل کتاب یا رسالہ ہی لکھ دیا۔ اگر آپ کی سب تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں تو طلباء علم کو دوسرے مصنفین کی بہت ساری کتابوں سے بے نیازی حاصل ہو جاتی ہے۔ مرکزی مجلس رضا.. شکریہ کی مستحق ہے، جو اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتابوں کی اشاعت کے لئے کوشاں ہے۔

جزاہ اللہ عنا خیراً۔

خادم آلِ محمد ابو الظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ

خادمِ سجادہ عالیہ قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز

حضرت صاحبزادہ ہارُون الرّشید زید مجدہ

سجادہ نشین دربارِ عالیہ موہڑہ شریف

جناب عارف رضوی صاحب! وعلیکم السّلام

خداوند کریم آپکے قلب کو نورِ معرفت سے منور فرمائے۔ اور عاشقانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما کر دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے آمین!

آپ نے اس بطلِ جلیل، شمع محمدی کے پروانے کی ذات بابرکات کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے فرمایا ہے۔ جن کی تمام عمر سپہر علم و دانش کے نیّرِ اعظم، حسن و جمال کے بے مثال پیکر، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں گذری اور جو اس خوبی کے باعث موجودات کائنات کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باعث صد احترام ہو گئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر قول اور ہر فعل عشق محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح لبریز معلوم ہوتا ہے کہ گویا خالق کُل نے آپکو احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشقوں کے لئے شمع ہدایت بنایا ہے تاکہ یہ مشعل اس جادہ پر چلنے والوں کو تکمیلِ ایمان کی منزل سے ہمکنار کرے۔ آپکی تصنیفات ایسے انمول موتیوں سے مرصّع ہیں۔ جو قارئین کے لئے اس قدر رُوح پرور اور کیف آور ہیں کہ عشقِ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہمہ تن سرمست کر دیتے ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت نے شانِ محمدی کو خوب سمجھا کیونکہ شان محمدی کو سمجھنے والا ہی خالقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم و رفیع سے باخبر ہو سکتا ہے۔ آپ صاحبان خوش نصیب ہیں کہ ایک ایسی ہستی کی یاد میں تقریب منعقد کر کے بارگاہ نبوت میں تقربّ حاصل کر رہے ہیں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

دعاگو: مسکین عاجز ہارون الرشید

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری زید مجدہ

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی ممبر قومی اسمبلی

محترم صدر مرکزی مجلس رضا ——— السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ مجلس رضا کے ذریعے جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ لائق صد تحسین ہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی الامام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کا عرس پاکستان میں سب سے پہلے ۱۹۴۸ء میں دارالعلوم امجدیہ میں شروع کیا گیا جو آج تک ہر سال خیر و خوبی سے انجام پاتا ہے ہمیں بے حد خوشی ہے کہ آپ نے اور آپ کی جماعت نے اس موقع کو اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ کے مقام علمی اور تفقہ تدیّن سے آشنا کرنے کا ذریعہ بنایا ضرورت تھی کہ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ اور تصانیف نئے طریقہ سے شائع کرا کر لوگوں کو ان جواہر پاروں سے آشنا کرنے کی انتھک سعی کی جاتی ——— میں آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی آپ کوئی مفید کتاب شائع کریں اگر "الاجازات المتینہ" مع ترجمہ شائع کردی جائے تو بہت ہی بہتر ہو اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو راہ مستقیم دکھائے اور اس پر چلنے کی توفیق بھی بخشے۔ والسلام

الازہری

۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ ادارہ العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ پاک وہند بلکہ دنیائے اسلام میں فضل وکمال کے اعتبار سے مسلّم شخصیت تھے۔ عرب وعجم کے جلیل القدر علمائے کھلے لفظوں میں آپ کی جلالت علمی کا اعتراف کیا۔ ایسی نابغۂ روزگار ہستی کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

آپ نے تمام عمر عزیز علوم دینیہ کی خدمات اور جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ میں گزاری آپ نے مذاہب باطلہ کے شکوک وشبہات کا نہایت مدلل اور شافی رد فرمایا اور رد دو قومی نظریہ کی بھرپور اشاعت فرمائی۔ انہوں نے ملت مسلمہ کو یہ درس دیا کہ ہندوؤں، انگریزوں اور دیگر مذاہب باطلہ والوں کے ساتھ محبت والفت کسی طرح بھی روا نہیں۔ آپ نے ہمیں کم و بیش ایک ہزار تصنیفات کا عظیم ذخیرہ عنایت فرمایا جن کا ایک ایک لفظ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس تمام سعی پیہم کے پیچھے "آفتاب برج علم من لدن" "مظہر الطاف رب ذوالمنن" صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت والفت جلوہ افروز تھی جو کہ آپکی ہر تصنیف کی ایک ایک سطر سے نمایاں ہے۔

متاخرین میں سے تین ایسی نمایاں ہستیاں نظر آتی ہیں جو علم وفضل میں بے مثال اور جن کی زندگی کا مقصد وحید اشاعتِ دین اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا رہا ہے فارسی میں شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی عربی میں مولانا علامہ یوسف نبہانی رئیس محکمۂ تعلیم بیروت اور اردو میں مولانا احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہم

اس وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ آپ کی تصنیفات کو بہتر ین انداز سے شائع کرکے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچایا جائے۔ اراکین مرکزی مجلس رضا لائق صد تحسین ہیں کہ انہوں نے

اس مبارک سلسلے کی ابتدا کر دی ہے اللہ تعالیٰ ان کے عزم و ہمت اور استقامت کو مزید ترقی عنایت فرمائے. آمین۔

احقر محمد طیب الرحمٰن چھوہروی
نبیرہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی بانی دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور

حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

خلیفہ مجاز حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قدس سرہٗ و بانی مدرسہ اسلامیہ قادریہ بھیرہ شریف تحصیل ہری پور (ہزارہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ مودوران صاحب الآیات والبرہان مجدد زمان سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہٗ کو باری تعالیٰ نے علم وعمل زہد و تقوے اس قدر عطا فرمایا تھا کہ آپ کی تعریف و توصیف میں جو کچھ لکھا جائے کم ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تصانیف آپ کی علمی وسعتوں اور دلائل و براہین بے پایاں سمندر پر قطعی اسناد کا درجہ رکھتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت جب کسی مسئلے کی تحقیق کرتے ہیں تو بے تکلف دلائل کے انبار لگا دیتے یوں محسوس ہوتا ہے کہ علم وفضل کے بادل سے دلائل کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ ان کی خداداد صلاحیتوں. دینی خدمات اور مذاہب باطلہ کی بیخ کنی کو دیکھ کر بے ساختہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ منصب بجز مجدد وقت کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہو سکتا آپ کے زور بیان اور قوت استدلال کو دیکھ کر مخالفین پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے اور کچھ جواب نہیں بن پڑتا۔

فضل الرحمٰن علوی قادری یکے از غلامانِ غوث الزماں خواجہ چھوہروی: ۷۱-۴-۱۵

ؒ افسوس کہ حضرت مولانا ۲۳ شوال ۱۳۹۲ھ کو وصال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد طیب مدظلہ

دربار عالیہ قادریہ شناکوشریف سری کوٹ (ہزارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ———— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محترمی جناب حکیم محمد موسٰی صاحب زید لطفہ — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مکتوب گرامی موصول ہوا۔ اس ناچیز کو الفاظ نہیں ملتے کہ اعلٰی حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہُ العزیز کے شایان شان کچھ تحریر کر سکوں صرف اتنا عرض ہے کہ "لکل فرعون موسٰی" جیسے فرعون کے مکر و فریب عصائے موسوی کے سامنے عاجز تھے ایسے ہی فرق باطلہ کے گستاخ اعلٰی حضرت کے سامنے ذلیل و خوار ہو گئے۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

فرق باطلہ کی فتنہ سامانیاں بے ادبیاں اور عقائد فاسدہ نے جب طوفان کی شکل اختیار کی تو اعلٰی حضرت کی تحریرات نے کشتی نوح کی طرح حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اپنی آغوش میں لے لیا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت سے فیضیاب فرمایا۔

اعلٰی حضرت کا نعتیہ کلام سننے سے ایمان دار وجد میں آجاتا ہے۔ مقام غور ہے کہ جس شخص کی زبان پر یہ کلام جاری ہو، اس ہستی کے سینے کی کیا کیفیت ہوگی۔ لاریب آپ کو فنا فی الرسول کا مقام حاصل تھا خداوند قدوس آپ کی قبر انور پر باران رحمت فرمائے اور آپکے ارشادات اور نصائح سے مسلمانان عالم کو مستفیض فرمائے اراکین مجلس رضا لاہور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ اعلٰی حضرت قدس سرہ کی شخصیت کو متعارف کرانے اور آپ کی تصنیفات کی اشاعت میں مصروف کار ہیں۔

محمد طیب

حضرت مولانا عبدالحق غور غشتوی مدظلہ

۷۸۶
۹۲

مرکزی مجلس رضا لاہور کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے یومِ رضا کے لیے بایماء مولانا محمد عبدالحکیم بطور پیغام بندۂ ضعیف و ناتواں حضرت امام اہل السنۃ والجماعت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان گزارش کرتا ہے کہ اس عاجز کو مولانا موصوف کی زیارت نصیب نہیں ہوئی، مگر آپ کی تصنیفات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ عالم متبحر، محقق و مدقق متبع سنت سنیہ اور زنابع ملت حنیفہ تھے۔ آپ کے قصائد جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں مرقوم ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ عاشق رسول مقبول تھے۔ و یار ہند میں جبکہ فتنۂ نجدیت کا ظہور ہوا تو اللہ جل شانہ نے اس مردِ مجاہد کو تردید باطل و تحقیق حق کے لئے پیدا کر دیا تاکہ بلاخوف لومۃ لائم۔ ظلمانی تبلیغات کا ازالہ فرمائیں۔ خلاصہ یہ کہ آیہ کریمہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم الآیۃ پر پوری طرح عمل پیرا ہوئے۔

یہ عاجز اپنے عجز پر مقر ہے کہ ایسی ہستی جن کے فضائل و فواضل کی تحریر سے بڑے بڑے علماء متبحرین دم بہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ ؎

لا یدرک الواصف المطری خصائصہ
وان یک سابقانی کل ما وصفا

تو مجھ جیسا بے بضاعت کیا لکھ سکتا ہے؟

خادم العلماء
عبدالحق غور غشتوی عفا اللہ عنہ

پروفیسر عبدالشکور رشادؔ

کابل یونیورسٹی، کابل

اراکین معزز مرکزی مجلس رضاؔ:

سلامٌ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عموم پٹھان (جسے ہم پشتون کہتے ہیں) اور خاص کر اشرف البلاد کندھار کے رہنے والے اس پر بہت ہی خوش ہیں کہ علامہ ضیاء الدین عبدالمصطفیٰ[1] احمد رضاخاں بڑیچی (۱۲۷۲-۱۳۴۰ھ ق) جیسی علمی ہستی انہوں سے قومیت اور خاندان کی تاریخی حیثیت سے وطنیت کا رابطہ رکھتی ہے اس بڑیچی خان وان اور بالخصوص علامہ موصوف کی تحقیقی کاوشیں اس قابل ہیں کہ تاریخ ثقافت اسلامی ہندوستان و پاکستان میں بالتفصیل ثبت ہوں اور تاریخ علم و فرہنگ افاغنہ اور آریانا دائرۃ المعارف کو لازم ہے کہ اسماء گرامی کو ساری مؤلفات کے ساتھ اپنے اوراق میں محفوظ کرے۔ میں علامہ کی وفات کی سالگرہ کے موقعے پر ان کے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ اور ان سب حضرات کو قابلِ ستائش سمجھتا ہوں، جنہوں نے اس یادآوری کی ترتیب اور تنظیم کو جسم، قلم، مال اور مشورت سے اعانت کی ہے۔

عبدالشکور رشادؔ

استاد فاکولتہ ادبیات دعلوم بشری پوہنتون کابل[2]

۱۰ صفر المظفر

---

[1] کما فی الاصل [2] پروفیسر صاحب موصوف اعلیٰ حضرت بریلوی پر ایک مقالہ لکھ رہے ہیں۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے اعلیٰ حضرت سے متعلق ضروری مواد انہیں فراہم کردیا ہے

ڈاکٹر سیّد عبداللہ (ایم۔ اے۔ ایم او۔ ایل۔ ڈی لٹ)

مکرم و محترم السلام علیکم!

آپ کا نامۂ گرامی مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۱ موصول ہوا۔ تشکر و امتنان۔ یہ پڑھکر مسرت ہوئی کہ آپ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ کی یاد میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد کر رہے ہیں۔

آپ نے مجھ سے حضرتِ موصوف کی دینی و ملی خدمات کے بارے میں پیغام کی فرمائش کی ہے، میں نے آپ کی فرمائش پوری تو کر دی ہے۔ لیکن اگر فرصت کے چند اور لمحات مل جاتے تو یہ پیغام اتنا مختصر نہ ہوتا۔

امید ہے آپ بخیریت ہونگے۔ والسلام

مخلص
سید عبداللہ

۲۶ مارچ سنہ ۱۹۷۱ء

پیغام

اپنے مشاہیرِ ملّی کے نام اور کارناموں کو زندہ رکھنا زندہ قوموں کا شیوہ ہے۔

یہ دراصل مقامِ تشکّر و امتنان ہے کیونکہ علما و فضلا اللہ تعالیٰ کی گراں قدر نعمتوں میں سے ہوتے ہیں۔ جس طرح عالِم کی موت عالَم کی موت ہوتی ہے۔ اس طرح ایک عالِم کا کسی قوم میں پیدا ہونا۔ اسے زندگی ملنے کی دلیل ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو عالِم کسی قوم کی زندگی اور حسن کی علامت ہوتا ہے۔

عالم اپنی قوم کا ذہن اور اس کی زبان ہوتا ہے اور وہ عالم جس کی فکر و نظر کا محور قرآنِ حکیم اور حدیث نبوی ہو وہ ترجمانِ علم و حکمت، نقیبِ حق و صداقت اور محسنِ انسانیت ہوتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان بریلوی بھی ایسے ہی عالمِ دین تھے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ حقیقت کا اعتراف ہوگا۔ وہ بلاشبہ جیّد عالم متبحّر حکیم، عبقری فقیہ، صاحبِ نظر مفسرِ قرآن، عظیم محدّث اور سحر بیاں خطیب تھے، لیکن ان تمام درجات رفیع سے بھی بلند تر ان کا ایک درجہ ہے اور وہ ہے عاشقِ رسول کا۔

یہ عشقِ رسول کا فیضان تھا کہ ان کے دل میں سوز و گداز، ان کی نظر میں حیا، ان کی عقل میں سلامتی اور ان کے اجتہاد میں ثقاہت و اصابت اور ان کی زبان میں تاثیر اور ان کی شخصیت میں اثر و نفوذ تھا۔ وہ جو کہتے تھے کرتے تھے اور جو کرتے تھے اس میں عشقِ رسول کی جھلکیاں صاف نظر آتیں۔ یہ عشق رسول تھا جس نے انہیں سنت حسنہ کے احیاء میں عمر بھر سرگرم عمل رکھا۔

حضرت شاہ صاحب ان اہلِ عرفان و نظر سے ہیں جس کی طلب و آرزو میں زندگی کو صدیوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور

عمر ہا در کعبہ و بتکدہ می نالد حیات
تاز بزمِ عشق یک دانائے راز آید برون (علامہ اقبال)

آج بے شک یہ دانائے راز ہم میں موجود نہیں، لیکن ان کی روحِ علم و عرفان ہم میں موجود ہے۔ ان کی جبین راہِ عمل ہمارے سامنے ہیں۔ ان کے عظیم مقاصد سے ہم آشنا ہیں۔ ہم اگر ان سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں، اور ہماری راہِ منزل وہی ہونی چاہیئے جو ان کی تھی۔ وہ راہ جسے قرآن حکیم "صراط مستقیم" کہتا ہے اور وہ منزل جسے وہ "حسن المآب" سے تعبیر کرتا ہے۔

(ڈاکٹر سید عبداللہ)

پروفیسر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

پیغام

بسلسلۂ عرس مبارک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ۱۱ اپریل ۱۹۷۱ء

مقامِ صد مسرت ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ۵۱ واں عرس مبارک منعقد کیا جارہا ہے۔ اہل اللہ کو یاد کر لینا خود ہمارے تزکیۂ قلب و روح کیلئے بہت ضروری ہے۔ ان حضرات کو جس قدر یاد کریں گے، یاد کئے جائیں گے، بھلادیں گے تو بھلا دیئے جائیں گے اور مٹا دیئے جائیں گے ملّت کی حیات اجتماعیہ کیلئے یہ حضرات قلب سلیم کی حیثیت رکھتے ہیں، ملّت کی زندگی ان ہی نفوس قدسیہ سے وابستہ ہے

(۱)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم، عدیم النظیر فقیہہ، ولیٔ کامل اور رفقید المثال شاعر تھے۔ آپ کی بے مثال شخصیت نے اپنے عہد کو متأثر کیا۔ آپ کی تحریک اصلاح و تجدید کے متوازی اور تحریکیں بھی نظر آتی ہیں مگر ہر تحریک کا بانی اپنے رفیقوں کے سہارے آگے بڑھتا ہوا نظر آتا ہے، لیکن جس نے تن تنہا میدان سر کیا۔ وہ ایک ہی ہستی تھی (رحمۃ اللہ علیہ) آپ کی شخصیت اپنے عہد پر چھائی ہوئی ہے۔

(۲)

نہ صرف علماء ہند بلکہ علماء حجاز بھی آپ کے تبحر علمی کے قائل و معترف تھے۔ سرزمین ... جس والہانہ انداز سے آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور آپ کی فاضلانہ تحادیر پر

جو شاندار تقاریظ قلم بند کی گئیں ان کے مطالعہ سے آپ کی رفعتِ شان کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ کی جملہ تحاریر بر خصوصاً آپ کے محققانہ فتاوی آپ کی علمیت اور تفقہ پر شاہد عادل ہیں۔

(۳)

اُردو زبان میں یوں تو قرآن پاک کے بہت سے ترجمے ہیں مگر نگاہِ عشق و محبت سے، بہت کم ترجمے کئے گئے ہیں ترجمۂ قرآن کے لیے علم و دانش ہی نہیں بلکہ عشق و محبّت کی بھی ضرورت ہے بہت سے ایسے نازک مقامات آتے ہیں پاس ادب کے ساتھ وہاں سے گزر جانا کوئی آسان کام نہیں مگر اعلیٰ حضرت ایسے مقامات سے نہایت آسانی سے گزر گئے ہیں اور عشق و محبت کے طفیل ہر کٹھن منزل آسان ہو گئی ہے بلاشبہ اُردو تراجم قرآن میں اس لحاظ سے آپکا ترجمۂ قرآن سب پر بھاری ہے

(۴)

اُردو ادب میں بہت سے شعراء گزرے ہیں، بیشتر شاعروں نے نعت گوئی کو مسلکِ شعری کے طور پر اپنایا مگر ان نعت گو شعراء میں کوئی شاعر علم و فضل، زہد و تقویٰ اور عشق و محبت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا مثیل و نظیر نہیں، آپ یگانہ و یکتا نظر آتے ہیں۔ آپ نعت گو شعراء کے سرتاج ہیں اور نعت کی آبرو، آپ کے اشعارِ آبدار عشق و محبت کی جان ہیں۔

(۵)

سرزمین حجاز سے اٹھنے والی تحریک وہابیت نے جو اپنی ہیئت کے لحاظ سے قطعی عجمی ہے اہلِ ہند کو کافی متاثر کیا تھا اور اس تاثر کے نتیجے میں دل و دماغ ماؤف نظر آتے تھے مگر اعلیٰ حضرت نے ڈوبتے دلوں اور دماغوں کو سنبھالا اور متاعِ عشق و محبت کو برباد ہونے نہ دیا اور اس اہتمام سے اس کی حفاظت کی کہ باید و شاید۔

(۶)

اعلیٰ حضرت سیاست ہند میں اگرچہ عملاً شریک نہیں ہوئے لیکن پھر بھی آپ نے مسلمانوں کے لیئے وہ کچھ کیا۔ جو لوگ شمولیت کے باوجود نہ کر سکے، آپ نے اور آپ کے خلفاء وتلامذہ نے پاکستان کے لئے راستہ ہموار کیا۔ پاکستان کی جنگ آزادی میں آپ کی جماعت کی حیثیت مقدمۃ الجیش کی ہے اس میں شک نہیں کہ تعمیر پاکستان میں اعلیٰ حضرت کا فکری اور آپ کے خلفاء وتلامذہ کا علمی وعملی حصّہ ہے۔

-۷-

اعلیٰ حضرت جیسا کثیر التصانیف بزرگ پاک وہند میں شاید ہی کوئی پیدا ہوا ہو آپ کی تصانیف کی تعداد ایک اندازے کے مطابق چھ سو ہے اور دوسرے اندازے کے مطابق مختلف علوم وفنون میں ہزار کے لگ بھگ ہیں ایسی جامع الصفات اور جامع الکمالات شخصیت شاذ و نادر ہی پیدا ہوتی ہے ؎

سالہا در کعبہ وبت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

جناب مولانا نور احمد خان فریدی مدظلہ

جناب رضوی صاحب ——————— وعلیکم السّلام۔

حضرت مجدد ملّت کی یادگاری تقریب مناکر آپ بلاشبہ فرض کفایہ ادا کرتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ معمولی معمولی سرکاری ملاؤں کا نام عوام کی زبانوں پر چڑھا ہوا ہے۔ مسجدیں۔ مدارس۔ کتاب خانے اور قومی ادارے ان سے منسوب ہیں۔ ان کی پندرہ بیس کتابیں جو محض تالیفات ہیں دھڑا دھڑ طبع ہو کر فروخت ہو رہی ہیں۔ اور وہ دنیا میں خدا معلوم کتنے القاب و خطابات سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ ایسے ایسے کاملین کے وارثوں میں شمار ہوتے ہوئے ان کی ادبی اور مذہبی تخلیقات کو منظر عام پر لانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہمارے قبلہ و کعبہ بریلوی علیہ الرحمۃ نے مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی کی روایت کے بموجب ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور وہ خاصی ضخیم ہیں اگر ہم حضرت کے معاصرین کی تمام تصانیف ترازو کے ایک پلڑے میں ڈالیں اور دوسرے میں حضرت کی تصانیف کو رکھیں تو یقیناً حضرت کا پلڑا بھاری رہے گا۔ حسب نسب وضع قطع، چہرے مُہرے اور گفتار کردار غرضیکہ ہر اعتبار سے ہمارے حضرت ان قدسی نفوس سے مشابہت رکھتے تھے۔ جو اسلام کی بے مثال خدمات انجام دے گئے۔ اور دنیا میں اپنے پیچھے غیر فانی نقوش اور اَن مِٹ یاد چھوڑ گئے۔ ہمارے حضور کو اپنی زندگی میں جس جابر اور قاہر حکومت سے سابقہ پڑا۔ وہ انگریز شہنشاہیت تھی جس کی قلمرو میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اور پھر اس کے پروردوں کا ایک بڑا طبقہ موجود تھا جس میں بڑے بڑے طرّے باز، فقیہان شہر سرکاری مُلّا اور خود کاشتہ نبی سبھی شامل تھے۔ حضرت کی تمام زندگی ان کے خلاف جہاد مسلسل کی نذر ہو گئی۔

حضرت صرف عالم دین ہی نہیں تھے۔ بلکہ تحریر و تقریر، شعر و ادب اور علم و حکمت

کے میدانوں کے بھی شہسوار تھے۔ اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں کہ پاک و ہند میں قادریت اور حنفیت کو جو حیاتِ نو نصیب ہوئی ہے اس میں اعلیٰ حضرت کی سعی مشکور کا بڑا حصہ ہے۔ ایسا مجددِ دین ایسا جادو بیاں خطیب ایسا مرد درویش زمانے میں روز روز پیدا نہیں ہوتا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ؛ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خاکسار

نور احمد خاں فریدی

پروفیسر محمد ایوب قادری ایم، اے (کراچی)

۱۳ / اپریل ۱۹۷۱ء ۔ سہ شنبہ

مکرمی رضوی صاحب ——— السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ یاد آوری کا شکریہ، یوم رضا کے سلسلے میں میری طرف سے مندرجہ ذیل پیغام قبول فرمایئے۔

محمد ایوب قادری

مولانا احمد رضا خاں بریلوی اپنے دور کے نامور عالم تھے یوں تو وہ تمام علوم متداولہ میں ماہر کامل و اکمل تھے مگر علم مناظرہ و فقہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ علوم ریاضی و توقیت و تکسیر میں بھی وہ بے مثل تھے اگرچہ انہوں نے آخر الذکر علوم کسی دار العلوم میں باقاعدہ حاصل نہیں کئے تھے مگر طبعی مناسبت کی وجہ سے ان علوم میں مجددانہ شان کے مالک تھے تا آنکہ یورپ کی یونیورسٹیوں کے بعض ممتاز فاضل بھی اس حقیقت کے معترف تھے۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

سابق شیخ الادب جامعہ اسلامیہ، بہاولپور

یوم رضا کے سلسلے میں منعقد ہونے والی تقریب کی اطلاع ملی اور خوشی ہوئی کہ آپ جیسے مخلص اور مستعد حضرات اسے جاری رکھنے میں کوشاں اور پیش پیش ہیں، ہر قوم اور ہر مذہب کے بزرگوں کے دن منانے کا رواج قدیم سے چلا آرہا ہے اور ہر کوئی اسے اپنے اپنے طریقے کے مطابق مناتا ہے اس سے ان بزرگوں کی یاد کو تازہ رکھنا مقصود ہوتا ہے جن حضرات نے محسن ملت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ کے دن منانے کی بنیاد ڈالی وہ قابل مبارکباد ہیں، اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے اور ان کے درجات بلند کرے، آمین۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے اپنی تمام عمر جہاد بالقلم واللسان میں گزار دی ان کی تقریباً چھ سو تصانیف ہیں جن میں چھوٹے رسالے بھی شامل ہیں ایک عام انسان کے لیے اس قدر کتابوں کا عمر بھر میں صرف پڑھ لینا ہی مشکل ہے چہ جائیکہ تصنیف کرنا۔

اس وقت ہر طرف باطل کا دور دورہ ہے اور روز بروز حق معرض انخفا میں جارہا ہے جس سے ناواقف لوگ ناحق کو حق سمجھنے لگ گئے ہیں اس لئے اہل حق کے لئے اور بھی ضروری ہوگیا ہے کہ وہ حق کی حمایت اور حفاظت کے لئے کوشاں اور کمربستہ ہو جائیں اور اس عظیم مقصد کے لئے تمام وسائل اور ذرائع استعمال میں لائیں۔

اعلیٰ حضرت کے علمی تفوق کو مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ لکھنو کے ایک صاحب نے جو اعلیٰ حضرت کے شدید مخالفین میں سے تھے۔ ان صاحب کی مخالفت اس حد تک تھی کہ باوجود تاجر کتب ہونے کے اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو اپنے کتب خانہ میں رکھنا

گناہ سمجھتے تھے ایسے شدید مخالف نے میرے سامنے اعتراف کیا کہ "اعلیٰ حضرت ایک جید اور مستند عالم تھے" اور یہی وجہ تھی کہ ان کے مخالفین ان سے خوف کھاتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کا علم مستحضر تھا انہیں کتابوں کو ٹٹولنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، جس مسئلہ پر بھی انہوں نے قلم اٹھایا ہے بے تکلف لکھتے گئے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی کتابیں ان کے سامنے پڑی ہیں۔ اگر کہیں انہوں نے تلخ لب ولہجہ اختیار کیا ہے تو اس کی وجہ مخالفین کی شانِ رسالت میں گستاخی ہے جسے وہ کسی صورت میں برداشت نہ کر سکتے تھے بہر حال یہ انہی کا حصہ تھا اور انہی کی شان تھی۔ ہمیں ان کی یاد کو تازہ رکھنے اور ان کی روح کو خوش کرنے کے لئے تا حدِّ امکان بلند پایہ علماء پیدا کرنے چاہئیں جو اپنے علم، تقویٰ اور کردار سے عوام کے سامنے واضح کر دکھائیں کہ جس ڈگر پر اعلیٰ حضرت گامزن تھے وہی صراطِ مستقیم ہے جس پر اہلِ حق صدیوں سے قائم چلے آرہے ہیں اس سلسلے میں ان عام دینی مدارس کو جو ہم خیال ہیں تعاون کرنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ ایسے علماء پیدا کرنے چاہئیں جو مخالفین سے اپنے علم کا لوہا منوائیں اور دین کی صحیح خدمت کر سکیں۔

اعلیٰ حضرت نے جس قدر تصانیف کیں ان کا پایہ اہلِ علم سے مخفی نہیں مگر یہ کتب اپنے دور کے دستور کے مطابق لکھی گئیں۔ اب طبائع میں سہل انگاری آگئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کتابوں میں کسی قسم کا ردوبدل کئے بغیر انہیں نئے طرز پر پیش کیا جائے میری مراد یہ ہے کہ ان کتابوں میں مختلف عناوین قائم کئے جائیں اور پیرے بنائے جائیں تاکہ قارئین بآسانی ان سے استفادہ کر سکیں۔

تیسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے علماء کرام اعلیٰ حضرت کی تعلیم کو عام لوگوں تک پہنچائیں مگر بطریق احسن، دلائل اور واضح بیانات کے ذریعے، جس میں نہ کسی کو برا کہا جائے اور نہ طریقِ جدال ہو جو بات محبت سے کہی جائے اس کا اثر ہوتا ہے مخالفین نے اپنے حقیقی عقائد کو پردہ میں رکھا۔ بالفاظ دیگر یہ لوگ

حنفیوں میں سے تقیہ کرنے والے لوگ ہیں اور اس تقیہ کے ساتھ ساتھ انہوں نے محبت آمیز لب و لہجہ اختیار کر کے ناواقف لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ یہاں تک کہ پکّے سُنّیوں نے ان کے مدارس کے لئے گراں بہا چندے دیئے،

تلخیٔ الفاظ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ میرے ان خیالات کے ساتھ تمام حضرات کو اتفاق ہو گا۔

محمد حسن

محترم اصغر سودائی صاحب پرنسپل اقبال کالج سیالکوٹ

برادر گرامی :۔ —— وعلیکم السلام

آپ کی یاد آوری کا شکریہ!

اعلیٰ حضرت جیسی جیّد، اکمل اور مطہر ہستی کے لئے کوئی پیغام دینا بڑے آدمیوں کا کام ہے۔ میں تو کسی صورت بھی اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ ہاں البتہ دعا گو ہوں کہ خدائے ارض و سما ہماری قوم برگشتہ میں کچھ ایسے پختہ فکر اور صاحب عمل حضرات ضرور پیدا کرتا رہے جن کا منتہائے زندگی خدا اور رسول کے فرمودات کو عملی جامہ پہنا کر ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہو جو صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ کہلایا جا سکے۔ اعلیٰ حضرت ان ہی چند شخصیات میں سے ایک تھے اور ان کی زندگی اخلاص عمل اور طہارتِ فکر کا بہترین مرقع تھی۔

مخلص

اصغر سودائی

مولانا حافظ مظہر الدین مدظلہ (راولپنڈی)

اعلیٰ حضرت قدس سرہُ العزیز کی خدمات جلیلہ کو خیال و فکر کا موضوع بنانا تو اہلِ دل اور اہلِ نظر کا کام ہے۔ مجھ جیسوں کی دسترس سے یہ موضوع باہر ہے۔ اس سلسلے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس نے جن دنوں اپنے کام کا آغاز کیا۔ وہ زمانہ بڑا پُرفتن تھا، زہد و تقویٰ کے لباس میں جو لوگ دلیل و برہان کا اسلحہ لیکر سنیت کے آثار و نقوش کو مٹانے کے لئے آئے تھے۔ اُنہیں بڑے بڑے خطابات سے موسوم کیا جا رہا تھا۔ لیکن اعلیٰ حضرت نے تن تنہا ان کا مقابلہ کیا۔ ان کے براہین و دلائل کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ چنانچہ وہ آج تک اعلیٰ حضرت کی کسی بات کا جواب نہیں دے سکے۔ سُنیّت کی صداقت کے لئے اعلیٰ حضرت نے جو مواد فراہم کیا ہے وہ حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر موضوع پر اعلیٰ حضرت نے دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے۔ بلکہ اس سلسلے میں میرا تاثر تو یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس یہ خدمات سرانجام نہ بھی دیتے تو ان کے نعتیہ کلام کی تاثیر ہی دِلوں کو زندگی عطا کرنے کے لئے کافی تھی۔ اسی کے ذریعے سُنّی عقائد کا تحفظ ہو سکتا تھا۔ اعلیٰ حضرت کے حریفوں کی یہ کتنی بڑی محرومی ہے کہ وہ علم و فضل کے تمام تر دعووں کے باوجود کوئی قابلِ ذکر نعت نہیں کہہ سکے۔ جو دلوں میں سوز پیدا کرنے کا موجب ثابت ہو سکے اور اعلیٰ حضرت کے نغموں سے عشق و مستی کا جہاں آباد ہے۔ دلوں کو نئی زندگی مل رہی ہے۔ عشق کو فروغ نصیب ہو رہا ہے۔ اور محبت زمزمہ خواں بن کر کئی روحوں کو سوز آشنا بنا رہی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے کلام کی یہ تاثیر اور مقبولیت خالصتاً عطیۂ ربّانی ہے۔ جسے عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیضان کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہی چیز اعلیٰ حضرت کے مقام و منصب کی غمّاز بھی ہے۔ جس میں ان کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

حضرت بہزاد لکھنوی نیازی

مکرمی جناب رضوی صاحب! ——— سلام مسنون!

گرامی نامہ محررہ یکم اپریل، مجھے کل ملا میں تین سال سے علیل ہوں اور تقریباً فریش دل، دماغ کی صلاحیتیں بھی مضمحل ہیں لیکن اس کارِ ثواب سے محروم رہنا میری رائے میں کم نصیبی ہوگی جو کچھ سمجھ میں آرہا ہے پیش کر رہا ہوں اگر اس لائق ہو تو جلسہ میں پڑھوا دیجئے گا ورنہ اپنے پاس محفوظ رکھیے گا

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے حضرت کا علمی تبحر، حضرت کی مذہبی حیثیت ایسی مسلّم ہے کہ جس کے متعلق سب کو علم ہے، حضرت عالم باعمل اور فاضل بے بدل ہونے کے ساتھ ہی ساتھ صوفیٔ کامل بھی تھے عاشقِ رسول ایسے تھے کہ ان کی ہر سانس ذکرِ رسول سے کبھی خالی نہیں گزری درود و سلام جس کو مسلمان تقریباً بھلا چکے تھے اُنہیں کی کاوشوں سے عام ہوا اور عام ہونے کے ساتھ ہی ساتھ جماعت اہلسنت کے قلوب کو وجدان اور کیف سے اب تک معمور کر رہا ہے۔ ہزاروں گمراہوں کو اپنے مواعظ حسنہ سے راہِ راست پر لا کر ایک بے مثل دینی خدمت انجام دی۔ الغرض وہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار پیدا ہوئے اور عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی میں سرشار اس دنیا سے تشریف لے گئے آج تک ان کے ماننے والے لاکھوں کی تعداد میں ان کے مشن کو پورا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مرقد کو نور سے منور فرمائے جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ ترین مراتب عطا فرمائے وہ جماعت اہلِ سنت کے ایک ایسے درخشندہ فرد تھے کہ ان کی تابناکیاں آج بھی اپنی پوری قوت کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی

دعا گو
بہزاد لکھنوی
کمرہ ۳۰ وارڈ ۱۰، کراچی

مورخہ ۷، اپریل سنہ ۱۹۷۱ء

جناب میاں محمد شفیع (م۔ش)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۰ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

بدھوار

برادرم مکرم حکیم صاحب ——— السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا نہایت پرخلوص تحفہ ملا جس کے لئے سراپا سپاس ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ اے پاکستان کے لوگو! اگر تم تباہی سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے پکڑو — اعلیٰ حضرت عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے اور ان کی تعلیمات ہمارے موجودہ دور میں امتِ مرحومہ کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ——— امید کہ آپ خیریت سے ہونگے

میرے لیے ضرور دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار:۔ محمد شفیع

بقیہ السلام

السلام! اے معرفت کے رازداں
السلام! اے دینِ حق کے پاسباں
باغِ جنت میں کھلے پھولے مدام
اے گلِ باغِ طریقت السلام
افتخارِ اُمتِ خیر الانام!
السلام! اے روحِ اقدس السلام

ایک اہم رائے

استاذ الاساتذہ مولانا الحاج حافظ عطا محمد چشتی بندیالوی مدظلہ العالی اس دور کے منتخب علماء میں سے ہیں۔ آپ کو علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہ سے دو واسطہ شرفِ تلمذ حاصل ہے اور حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ سے بعیت ہیں۔ علامہ موصوف امام اہلِ سنت حضرت فاضل بریلوی اعلی اللہ مقامہ کی عبقری شخصیت اور ردِ اسماعیلیت میں آپکی کامیاب مساعی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت کے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نے یک وتنہا اس گروہ کا اس قدر ردِ بلیغ فرمایا کہ اس کی تبلیغ کے لئے مجلدات بھی ناکافی ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے علمی دبدبہ اور رعب کا یہ حال تھا کہ باوجود کوشش کے ذریت اسماعیل کے کسی فرزند کو مناظرہ کی توفیق نہ ہوئی اور تاریخ و مقام مناظرہ متعین ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت نے وقت اور مکان کی پوری پابندی کی۔ سجادگانِ قتیل و شہید یا وہاں نہ گئے اور یا جاکر راہِ فرار اختیار کی۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد بیسیوں مناظرے معرضِ وجود میں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پس ماندگان قتیل کے پھیپھڑے اس شیر نر سے کانپتے تھے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف ارقام فرمائیں اور جس مسئلہ پر قلم اٹھایا اسکو الم نشرح کرکے چھوڑا۔ ان تمام تصانیف کا سرتاج اردو ترجمہ قرآن پاک ہے۔ جس کی نظیر نہیں ہے۔ اور اس ترجمہ کا مرتبہ اسی کو معلوم ہوتا ہے جس کو اعلیٰ درجہ کی تفاسیر پر پوری نظر ہے اس ترجمہ مبارکہ میں مفسرین کا اتباع کیا گیا ہے اور جن اشکالات اور ان کے حل کو مفسرین نے صفحات میں جاکر بمشکل بیان فرمایا ہے۔ اس محسن اہلِ سنت نے اس کے ترجمہ کے چند الفاظ میں کھول کر رکھ دیا ہے۔"

(ماخوذ از مقدمہ توضیح البیان لخزائن العرفان مولفہ مولانا غلام رسول سعیدی۔ ص ۱۴)

اَلسَّلَامُ

از مولانا سعید الرحمٰن خطیب جامع مسجد حنفیہ باسبیاں

السّلام ! اے حامیٔ دینِ متیں،
السّلام ! اے پرتوِ نورِ یقیں
تاجدارِ اُمّتِ خیر الانام !
واقفِ سرِّ ولایت السّلام
تیری ہستی واجب صد احترام
السّلام ! اے رُوحِ اقدس السّلام

السّلام ! اے اوجِ فطرت کے نقیب
السّلام ! اے دین و ملّت کے خطیب،
اہلِ سُنّت والجماعت کے امام
باعثِ فخرِ شریعت السّلام
زندۂ جاوید ہے تو لا کلام
السّلام ! اے رُوحِ اقدس السّلام

السّلام ! اے عاشقِ غوث الورا
السّلام ! اے حضرت احمد رضا
تیرا مسلک حق تعالیٰ کا پیام !
تو ہے اعجازِ حقیقت السّلام
آج بھی ہر سُو ہے تیرا فیضِ عام
السّلام ! اے رُوحِ اقدس السّلام



السّلام ! اے معرفت کے رازداں
السّلام ! اے دینِ حق کے پاسباں

(بقیہ ص ۴۶ پر)

معذرت

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد مدنی مدظلہ العالی کچھوچھوی نے پیغام ارسال فرمایا تھا، جو کاغذات میں سے اس وقت مل نہیں سکا۔ آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مطبوعات مرکزی مجلس رضا ، لاہور

(۱) **تجلی المشکواۃ**
از اعلیٰ حضرت قدس سرہ (بلا قیمت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہے)

(۲) **فاضل بریلوی اور ترک موالات** (طبع سوم)
از پروفیسر محمد مسعود احمد ، ایم - اے ، پی - ایچ - ڈی (بلا قیمت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہے)

(۳) **اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام**
از مولانا اختر شاھجہان پوری (بلا قیمت تقسیم ہو کرختم ہوچکی ہے)

(۴) **سوانح سراج الفقہا مع فتویٰ مبارکہ اعلیٰ حضرت**
از مولانا عبدالحکیم شرف قادری (دو بار چھپ کر بلا قیمت تقسیم ہو چکی ہے)

(۵) **پیغامات یوم رضا** (طبع دوم)
از محمد مقبول احمد قادری - دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں-

(۶) **فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں** (طبع دوم)
از پروفیسر محمد مسعود احمد ، ایم - اے ، پی - ایچ - ڈی
یہ کتاب بذریعہ رجسٹری بھیجی جائے گی - اس لئے ایک روپیہ کا ٹکٹ بھیجنا ضروری ہے -

(۷) **مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری** (طبع سوم)
از ملک شیر محمد خان اعوان (بلا قیمت) بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں -

(۸) **المجمل المعدد لتالیفات المجدد** (طبع دوم)
از علامہ ظفرالدین بہاری - (بلا قیمت) بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں -

(۹) **فاضل بریلوی کا فقہی مقام** (طبع دوم)
از علامہ غلام رسول سعیدی (بلا قیمت) بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں -

(۱۰) **محاسن کنزالایمان** (طبع دوم)
از ملک شیر محمد خان اعوان - بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں-

(۱۱) **اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر** (طبع دوم)
از سید نور محمد قادری - بیس پیسے کا ٹکٹ بھیجیں -

نوٹ : ہر کتاب کے لئے مطلوبہ ٹکٹ بھیجنے ضروری ہیں - اور صرف ایک ایک کتاب طلب کی جائے - زیادہ کی فرمائش کی تعمیل نہیں کی جائے گی -

مرکزی مجلس رضا

نوری مسجد ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن ، لاہور

ملی پرنٹرز - ۹ سرکار روڈ - لاہور